Vol.5 No.1 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

عصر حاضر کے حمد و نعت گو شاعر صبیح رحمانی

*رضوانہ عنایت

**ڈاکٹر رخسانہ بی بی

Abstract:
Syed Sabeeh -ul-Din Rehmani born in Karachi on 27 June 1968. You are a well known Natt reciter and encomiast with reference to art of Natt, your name need no introduction, Specially in psalmographic Criticism, your work is well supported among belletristic sector. You have a specific and unique personality in belletristic world with respect to pralmographic criticism. You are not only the auther of psalmographic book but also an editor of a magazine named " Natt Rang" Naat Rang is an exclusive magazine for Naat and Hamd. Where he , for the very first time started analysis of Natt and Hamd with critical point of view. You were awarded for your pslamographic services with medal of great contribution towards Natia and Hamdia Poetry-

Key words: *Praise and prayers , Specific personality, Rapture, Investigated and critic, Purifying Topic, Critical View*

حمد و نعت ہماری مذہبی، عقیدتی اور گہری روحانی و جذباتی، اظہار کا نام ہی نہیں بلکہ عربی و فارسی اور اُردو کی صنف ادب بھی ہے۔ ابتداء میں حمد و نعت مختلف
شعراء کے دیوانوں اور مثنویوں میں برکت کے لیے محض رسماً ہوا کرتی تھی لیکن انیسویں صدی کے اواخر میں اُردو شعراء نے اسے با قاعدہ صنف ادب کے
اس صدی میں حمد و نعت کا کام تواتر اور معیار طور پر اختیار کیا اور اب ہمارے ادب کے مرکزی دھارے میں یہ دونوں اصناف بہت اہمیت کی حامل ہیں۔
کے ساتھ ہو رہا ہے اور ان میں مختلف افکار کے حامل افراد کی تخلیقی اور تنقیدی کارگزاری کا ایک وسیع سرمایہ موجود ہے۔ اور یہ اصناف فکری، اسلوبیاتی اور
اُردو کی مختلف ہیئتوں میں حمد و موضوعاتی لحاظ سے دوسری اصناف کے ہم پلہ نظر آتی ہیں۔ ان میں موضوعات کی رنگارنگی اور وسعت کا پہلو نمایاں ہے۔
نعت کو پیش کیا جا رہا ہے اور مختلف شعراء اظہار کے نئے نئے قرینوں سے ان کو آراستہ کر رہے ہیں اور یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ اور اب یہ اصناف دوسری
پچھلے بیس برس میں حمد و نعت کے اصناف کے مقابلے میں نہ تو پیچھے ہے اور نہ ہی کم تر لہٰذا بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ صدی یقیناً حمد و نعت کی ہو گی۔
اس گلشن نو شگفتہ کی تشکیل و تزئین کے لیے بہت سے نمایاں شعراء ہیں جن میں قیام پاکستان کے بعد بہزاد لکھنوی، ضیاء القادری، ماہر القادری، بشیر حسین
ناظم، شمس مینائی، اسد ملتانی، عبد العزیز خالد، عارف عبد المتین، حافظ مظہر الدین، نعیم صدیقی، مظفر وارثی، آسی ضیائی، حفیظ تائب، احمد ندیم قاسمی، شورش
کاشمیری، اعظم چشتی، راجا رشید محمود، عاصی کرنالی، بلال جعفری، کرم حیدری، انعام اسعدی، قمر رو عینی، صبیح رحمانی، ڈاکٹر ریاض مجید جیسے عظیم شعراء نے
حمد و نعت کے اسلوب میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے ان بزرگ شعراء کی کاوشیں ہمیں موجودہ عہد کی حمدیہ و نعتیہ تخلیقات اور تنقیدی شعور میں
نمایاں نظر آتی ہیں۔ ایسے ہی لکھاریوں کی کاوشوں سے ادب میں تازگی کے آثار پیدا ہوتے ہیں اور کسی صنف ادب میں جدید رنگ ظاہر ہونے لگتے ہیں۔
جس طرح اقبال نے روایت سے انحراف کر کے قدیم موزوں اصناف شعر میں نئے فکری میلانات کی جوت جگائی اور آئندہ نسلوں کے لیے ایک چیلنج کا سماں
پیدا کر دیا اسی طرح بیسویں صدی کے موجودہ دور میں حمد و نعت کے افق پر نمودار ہونے والے شعراء میں صبیح رحمانی کا نام بہت اہمیت کا حامل ہے

---

*پی۔ایچ۔ڈی سکالر، شعبہ اُردو, گورنمنٹ کالج وویمن یونیورسٹی، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد

**اسسٹنٹ پروفیسر

Vol.5 No.1 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

اُن کی شخصیت اور فکر و فن کو جس پہلو نے زیادہ متاثر کیا وہ ان کی حمدیہ اور نعتیہ شعر و ادب کے ساتھ مسلسل اور اٹوٹ تنقیدی وابستگی اور مخلصانہ لگاؤ ہے۔

اُن کی شعر گوئی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے نہایت کم عمری میں یعنی جب وہ نویں کلاس میں تھے پہلا شعر کہا:

حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لیے حاضر غلام ہو جائے

موصوف ادبی دنیا میں حمد و نعت کے حوالے سے اپنا ایک خاص تشخص رکھتے ہیں۔ آپ معروف نعت خواں، نعت گو شاعر اور نعتیہ ادب کے محقق اور نقاد کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں حمد و نعت سے اُن کی وابستگی اور گہرا لگاؤ اُن کی محبت رسول ﷺ کو ظاہر کرتا ہے آپ نے اپنی عمر عزیز کا بیشتر حصہ حمد و نعت کی اشاعت و ترویج کے لیے وقف کیا۔

اس حوالے سے ڈاکٹر شہزاد کہتے ہیں:

> " نعت گوئی کی سعادت بھی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے منسلک ہے احمد مجتبیٰ حضرت محمد ﷺ سے تعلق جتنا قوی ہو گا۔ نعتیہ شاعری اتنی ہی دیدہ زیب اور جاذب قلب و نظر ہو گی۔ صبیح رحمانی وہ سرور بخت نعت گو ہیں جن کی نعتیہ شاعری اس قوی تعلق کی علامت اور مقبولیت کے مقام پر فائز ہے۔"(۱)

اُن کی ابتدائی زندگی میں بہت سی پریشانیاں و مشکلات آئیں لیکن انہوں نے تمام مشکلات کا خندہ پیشانی کے ساتھ سامنا کیا اوراپنے ارادوں پر مضبوطی سے جمے رہے۔

انہوں نے صرف اور صرف اپنی اندر کی آواز کو سُنا جو بار بار حمد و نعت سے وابستگی کو ظاہر کر رہی تھی۔ اُن کی ہی آواز پوری دنیا میں حوالہ نعت بنی۔

انہوں نے محبت الٰہی اور رسول ﷺ کے ساتھ عشقیہ جذبات و احساسات کو مناسب اور موزوں الفاظ کے ساتھ صفحہ قرطاس پر موتیوں کی صورت میں بکھیر دیا جو قابلِ تحسین امر ہے۔

اردو حمد و نعت کی ڈیڑھ سو سالہ روایت کا تذکرہ ہمیں صبیح رحمانی کی توسط سے ملا ہے۔ انہوں نے پہلی مرتبہ نعت کو تنقید کے نئے زاویے سے پرکھا اور کامیاب ہوئے۔ اُن کے ہاں عشق اور عقیدت کے تہہ در تہہ جذبات کا اظہار بہت شدت کے ساتھ موجود ہے۔

اُن کی نعتیہ شاعری میں جدت آفرین، طرز ادا، عمدہ ردیفیں، خوبصورت تشبیہات اور استعارات، الفاظ کا بر محل استعمال ملتا ہے۔

ان کی نعتیہ کتب مفکرین، مبصرین، تنقید نگاروں اور محققین نعت سے نہ صرف داد تحسین پا چکی ہیں بلکہ اُن کی نعتیہ شاعری کے انگریزی زبان میں تراجم بھی ہو چکے ہیں۔

"ماہ طیبہ"، "جادہ رحمت" اور "خوابوں میں سنہری جالی" چاہتوں کی صداقتیں سمیٹے قلبی دھڑکنوں کی تال پر محبتوں کی صدائیں بکھیر رہی ہیں۔

خواب روشن ہوگئے مہکا بصیرت کا گلاب
جب کھلا شاخ نظر پر ان کی رویت کا گلاب
گفتگو خوشبو کے لہجے میں سکھائی آپ نے
خار نفرت چُن لیے دے کر محبت کا گلاب

اُن کی نعت گوئی و نعت خوانی کے حوالے سے سید محمد قاسم لکھتے ہیں:

> "اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں خوش الحانی سے نوازا ہے۔ وہ بچپن ہی سے نعت گوئی کی جانب راغب

Vol.5 No.1 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

ہیں اور محافل نعت میں اپنی مترنم آواز سے نہ صرف محفل کو گرماتے ہیں۔ بلکہ اپنی منفرد جاذب اور
روح پرور آواز سے پوری محفل پر ایک وجدانی سی کیفیت طاری کر دیتے ہیں۔"(۲)

نعت پڑھنے لکھنے کا شوق، حسن انتخاب، نئے اسلوب کی تلاش اور جمالیات کے شعور کو خواہ جس بھی اعلیٰ پیمانے پر استعمال کیا جائے۔ نعت رسول ﷺ میں اس کی حیثیت ثانوی ہی گردانی جائے گی۔ فن نعت میں صبیح رحمانی نے قربت، محبت، حب مصطفیٰ، عشق الٰہی، اور استدعا و التماس کے کئی قیمتی الماس تراش ہیں۔ جن کی روشنی میں ان کی شاعری نے انہیں اپنے معاصرین کی صف میں ایک واضع تشخص عطا کیا ہے۔

صبیح رحمانی نے نوائے قلبی کو حمدیہ اور نعتیہ صنف سے اس طرح مربوط کر دیا ہے کہ کوئی اور خیال ان کے دامن گیر نظر نہیں آتا انہوں نے نعت میں بہت خوبصورت موضوعات کو سمویا ہے۔

لباس حرف میں ڈھالوں میں کردار حسن اُن کا
امیں لکھوں، اماں لکھوں، غنی لکھوں، سخی لکھوں

مزید یہ شعر دیکھئے:

آپ نے آ کے بتائے ہیں بصیرت کے رموز
آپ سے سب کو ملا خوش نگہی کا موسم

نعت کے تقدیسی موضوعات پر صبیح رحمانی کا کام قابل ستائش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کی نعتیہ مجموعے اشاعت پذیر ہو کر خواص و عام میں مقبولیت کے معراج کو پہنچے یہ در حقیقت اُن کی محنت اور ریاضت کا ثمر ہے۔

صبیح رحمانی کی نعتیہ شاعری اگرچہ بہت کم ہے مگر معیار کے اعتبار سے بہت عمدہ ہے۔ اس حوالے سے ڈاکٹر شہزاد احمد یوں رقم طراز ہیں:

"صبیح رحمانی کی نعتیہ شاعری اگرچہ تعداد میں کم ہے مگر معیارِ شہرت اور اثر پذیری کے حوالے سے
بہت زیادہ ہے۔"(۳)

صبیح رحمانی پر اللہ کا خاص کرم ہے کہ انھوں نے حمد و نعت کی ترویج و اشاعت کے لیئے اپنی پوری زندگی اور وسائل صرف کر دیئے ہیں جو اُن کی نعت سے گہری محبت کو ظاہر کرتے ہیں۔

نعتیہ حوالے سے اُن کی تالیفات بھی منظر عام پر آچکی ہیں۔ تالیف کسی ایک موضوع پر مختلف تخلیق کاروں کی تخلیقات کو باہم سمیٹ کر انہیں کتابی شکل دینے کا نام ہے۔ اس میں موضوع کی مناسبت کے لحاظ سے مختلف لوگوں کی آراء میں اختلاف کی گنجائش بھی پائی جاتی ہے یعنی اُن تصانیف کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا جاتا ہے۔ تالیفات کتب میں بعض اوقات مختلف مضامین کے الگ الگ عنوانات کو یکجا کر کے بھی ایک کتابی شکل میں مرتب کیا جاتا ہے لیکن یہ تالیفات کی دوسری قسم ہے موازنے کے اعتبار سے پہلی قسم زیادہ مشکل تصور کی جاتی ہے۔ صبیح رحمانی نے تالیف کی پہلی قسم کو تخلیقی و تنقیدی حوالے سے منتخب کیا۔ آپ نعت کے فنی محاسن اور شعری خصوصیات کی اہمیت کے نہ صرف قائل ہیں بلکہ مستند ادبی و فنی معیارات اور تنقیدی اصولوں پر کاربند رہتے ہوئے کام کرنے کے حامی ہیں۔ اس حوالے سے ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتح پوری لکھتے ہیں:

" نعت گو شعرانے عبد اور اللہ کے درمیان وہ حدود توڑ دیں جن کو برقرار رکھنے کی تاکید خود خدا اور
رسول ﷺ نے کی تھی۔ نعتیہ شاعری میں وہ الفاظ اور وہ معنی و مفاہیم استعمال کیئے گئے جو مجازی
شاعری کے لیے تو موزوں ہو سکتے تھے۔ لیکن شاید حقیقی کے لیئے ان کا استعمال کسی طرح روا نہیں رکھا
جاسکتا۔ حفظ مراتب کا خیال یکسر بھلا دیا گیا اور اس طرح داخلی اور خارجی دونوں قسم کی نعتیہ شاعری
بے احتیاطی کا شکار ہو گی۔"(۴)

اب اگر دیکھا جائے تو افسانے، ناول، غزل اور نظم کے باب میں ہماری تنقید کی نا کردہ کاری اور کوتاہی کے کتنے ہی نمونے دستیاب ہیں لیکن نعتیہ ادب میں غفلت کی بنا پر وہ کام نہیں جو ہونا چاہیے تھا۔ اسی بات کا ادراک جناب صبیح رحمانی کو تھا لہٰذا انھوں نے نعت گو شعراء کے غیر محتاط رویوں پر سیر

Vol.5 No.1 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

حاصل گفتگو کو اپنا موضوع بنایا۔ اور نعت کو نئے تنقیدی زاویے سے روشناس کروایا۔ انھوں نے اپنی کتب میں شائستگی اور خوش سلیقگی سے کام لیتے ہوئے تمام مصنفین کے مضامین اور ان کی حمدیہ اور نعتیہ شاعری کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا۔ ان کا انداز بہت دلکش اور پر تاثیر ہے۔ ان کی یہ کاوشیں آئندہ حمد نگاروں اور نعت نگاروں کے لیئے مشعل راہ کا کام دیتی رہے گی۔

صبیح رحمانی نے نعت کے دینی، سماجی، اخلاقی، اصلاحی، نفسیاتی و ادبی، تحقیقی و تنقیدی پہلوؤں کا بھی بہت جاندار انداز میں اجمالی جائزہ لیا ہے تاکہ حمدیہ، نعتیہ شاعری میں غلط انداز کی ترویج کو روکا جا سکے۔ انھوں نے مختلف کتابوں اور رسالوں سے مختلف شعراء کے حمدیہ و نعتیہ مضامین کو یکجا کر کے مرتب کیا جس کا مقصد صرف اور صرف نعتیہ ادب کو فروغ دینا ہے۔ صبیح رحمانی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اُن کی کاوشوں کی بدولت نعت کو مثبت تنقید کی کسوٹی پر پرکھا جارہا ہے۔ نئے نئے اسلوب اور نئے نئے شعراء اس میدان میں سامنے آرہے ہیں۔ اس طرح آپ کے توسط سے کئی حمد گو اور نعت گو شعراء ہمارے مطالعہ میں آئے ہیں اور ہم قدیم شعراء کے ساتھ ساتھ عصر حاضر کے حمد و نعت گو شخصیات اور ان کے فن سے آگاہ ہو رہے ہیں۔

صبیح رحمانی حمد نعت میں شعر گوئی کی تمام جملہ صفات سے کام لیتے ہیں۔ ان کا یہ شعر ملاحظہ فرمائیے:

اُن کی مدحت پہ مامور ہوں میں
غیر کی مدح سے دور ہوں میں
فکر و فن کو صبیح اپنے میں نے کبھی
غزلوں میں ڈھالا نہیں ہے

صبیح رحمانی صاحب نے پاکستان کے مختلف علاقوں میں بولی جانے والی زبانوں میں لکھی گئی حمد و نعت کے حوالے سے تحقیق و تنقید پر مبنی تحاریر کر بھی یکجا کیا ہے۔ اس کے علاوہ حمد و نعت کے حوالے سے افکارِ اقبال، کلام رضا کے فنی اور فکری زاویے، کلیات عزیز احسن اور محسن کاکوری کے کلام کو بھی انھوں نے نہ صرف عمدہ پیرائے میں مرتب کیا ہے بلکہ انھوں نے ان کے کلام کو نئی جہات سے بھی روشناس کروایا ہے۔

ڈاکٹر طاہرہ انعام اس حوالے سے لکھتی ہیں:

”انھوں نے کلام اقبال اور کلام محسن کے مطالعہ کے لیے بیشتر فکری، اسلوبیاتی اور سماجی و عمرانی زاویے یکجائی سے اُجاگر کر دیے ہیں۔“(۵)

صبیح رحمانی نے اپنی تصانیف میں نئے حمد اور نعت نگاروں کے کلام کو بھی متعارف کروایا ہے اور نعت کو نئے تنقیدی زاویے سے پرکھا ہے۔ انھوں نے تنقیدی معیارات کی روشنی میں نعت کے فکر و فن کے جائزے کی کوشش کی ہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے نہایت محنت اور کاوش سے کام لیا ہے اُن کا یہ کام بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس ضمن میں اُن کی درجہ ذیل تالیفات منظر عام پر آچکی ہیں:۔

1۔ اُردو نعت کی شعری روایت
2۔ پاکستانی زبانوں میں نعت
3۔ غالب اور ثنائے خواجہ
4۔ کلامِ محسن کاکوری ادبی و فکری جہات
5۔ کلام رضا فکری و فنی زاویے
6۔ اقبال کی نعت فکری و اسلوبیاتی مطالعہ
7۔ نعت نگر کا باسی ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی
8۔ ڈاکٹر عزیز احسن اور مطالعات حمد و نعت
9۔ اُردو نعت میں تجلیات سیرت

Vol.5 No.1 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

10۔اُردو حمد کی شعری روایت

انھوں نے مندرجہ بالا وقیع اور معیاری تالیفات پیش کر کے اپنی تنقیدی اور تحقیقی سلیقہ مندی کا لوہا منوایا ہے۔ صبیح رحمانی کے تمام مجموعات ایمان کے نور سے منور اور ذات باری تعالیٰ اور عشق رسول ﷺ سے انتہائی گہری محبت وعقیدت کا مظہر ہیں۔ آپ نعتیہ ادب کے تحقیقی و تنقیدی جریدہ نعت رنگ کے مدیر اور نعت کی تحقیق کے لیے قائم کیے گئے ادارے نعت ریسرچ سنٹر کے بانی اور سیکرٹری جنرل بھی ہیں۔ نعت ریسرچ سینٹر کے زیر اہتمام اور کتب کی طباعت کا سہرا بھی صبیح رحمانی کے سر ہے۔

اس حوالے سے ڈاکٹر عزیز احسن اُن کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "صبیح کی انفرادیت یہ ہے کہ انھوں نے اپنی ذہانت سے موضوعات کا چناؤ کرتے ہوئے ایسے لکھاریوں کا کھوج لگایا۔ جو عصری ادبی رجحانات کی روشنی میں مطالعات حمد نعت کا فریضہ انجام دے سکتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی انہیں ایسے مخلص اہل قلم میسر آئے جو اُن کے دیئے ہوئے موضوعات پر قلم اُٹھائیں ایسے ادباء شعراء ایسے تنقید نگاروں اور ادبی دنیا کے ہر خطے، ہر ملک اور ہر قریے سے اپنا دستِ تعاون بڑھاتے ہوئے نعت رنگ اور نعت رنگ کے مرکز سے جڑے نظر آتے ہیں۔"(۶)

صبیح رحمانی وہ خوش قسمت انسان ہیں جن کی نعت گوئی کی تحسین اُردو کے بڑے بڑے نقادوں نے بھی کی ہے۔ صبیح رحمانی گذشتہ تیس برس سے نعت کے فروغ کے لئے اپنی کوششیں کسی رکاوٹ اور تعطل کے بغیر جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اس حوالے سے ڈاکٹر عزیز احسن لکھتے ہیں:

> "صبیح رحمانی ایک بے چین روح ہے اس نعتیہ شاعری کو اوڑھنا بچھونا بنالیا۔ نعت خوانی نے اسے عوام و خواص میں مقبول بھی بنا دیا۔ لیکن نعتیہ ادب میں تنقید کے فقدان اور اس سے ہونے والے خسارے کا اسے بے پناہ احساس رہا۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے "نعت رنگ" میں نعت سے منسلک لکھاریوں کے ساتھ ساتھ ادب کے معروف اور مستند لکھاریوں اور ناقدین سے مضمون لکھوائے۔ اس طرح نعتیہ تنقیدی ادب معاصر تنقیدی شعور کے اجتماعی دھارے سے قریب تر ہو گیا۔"(۷)

صبیح رحمانی کے نعتیہ کلام میں عشق کی سرمستی، سوز گداز، محبت رسول ﷺ کا وصف نمایاں ہے۔ ان کے ہاں حبِ مصطفیٰ کے جذبات سے سرشار گہرے احساسات ملتے ہیں۔ جب جذبات واحساسات کا بہاؤ، عشق کا والہانہ پن اور عقیدت کے نذرانے پیش کرنے کا قوی جذبہ باہم مربوط ہو جائے تو طبیعت شعر کہنے پر آمادہ ہو ہی جاتی ہے۔ ایسے میں شعر عقیدت کہنا ناگزیر ہو جاتا ہے۔

اُن کے یہ اشعار ملاحظہ فرمایئے:

تھے عالی مرتبہ سب انبیاء اول سے آخر تک
مگر سرکار سا کوئی نہ تھا اول سے آخر تک

☆☆☆☆☆

ختم ہونے ہی کو ہے دربدری کا موسم
جلد دیکھوں گا میں شہر نبوی ﷺ کا موسم

صبیح رحمانی کی نعتیہ شاعری میں ہجر وصال کے رنگ جابجا بکھرے نظر آتے ہیں۔ کہیں اُن کی عقیدت مندی غالب ہے تو کہیں مدینے کی فضا میں بسنے کی خواہش ہے۔ آقا کریم ﷺ سے محبت کے جذبات اُن کی شاعری کی روح ہے۔ اگر دیکھا جائے تو آج کل جدید عہد میں مادی ایجادات کی قیامت خیز بالا دستی روح انسانیت چیخ رہی ہے۔ معاشرتی، اخلاقی اور تہذیبی، قدریں ریت کی دیواروں کی مانند بکھر رہی ہیں۔ ایسے میں صبیح رحمانی کی ذاتی کاوشوں کا بنا پر نئی

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

نسلیں حمد اور نعت کے قریب ہو رہی ہے۔ انھوں نے اس بات کو بڑی شدت سے محسوس کیا کہ نعت کے جمالیاتی پہلوؤں اور تنقیدی پہلوؤں کو سامنے لایا جائے جس سے اسلامی، اخلاقی، معاشرتی تنوع کو ایک سمت ملے اور لوگوں کے دلوں میں عشقِ مصطفیٰ کی شمع روشن ہو جائے۔

آج بھی اگر عالمِ اسلام متحد ہو جائے اور دُنیا کسی پر امن عالمگیر اتحاد کو شرمندہ کر جائے تو اسے اسوہ رسول سے راہنمائی حاصل کرنا ہو گی کیونکہ انسان کے ذاتی اور اجتماعی مسائل کا حل اسی ذاتِ گرامی کی پیروی میں مضمر ہے اس سے ہماری کھوئی ہوئی اخلاقی، معاشی اور معاشرتی قدریں بھی از سرِ نو زندہ ہو جائیں گی بلکہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے حبیب سے محبت اور عقیدت کا جذبہ بھی پروان چڑھے گا۔

بنی نوع انسان کے انہیں مسائل کے حل صبیح رحمانی کی شاعری میں بھی نصیحت بن کر سامنے آتے ہیں۔

نکل آئیں گے حل سب مسئلوں کے چند لمحوں میں
حیاتِ مصطفیٰ کو سوچنا اول سے آخر تک

مزید شعر ملاحظہ فرمایئے:

زیست کے تپتے ہوئے صحرا میں ہے وجہِ سکوں
اُن کی یاد ان کی تمنا ان کی سیرت کا گلاب

انہیں اس بات کا قوی احساس ہے کہ اسوہ رسول ﷺ کو سامنے رکھتے ہوئے زندگی کے تمام موضوعات کی نوعیت، ماہیت اور روایت و درایت کے ساتھ ساتھ زندگی الجھنوں، پریشانیوں اور شکوؤں کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آقا کریم سے محبت، عقیدت، حمد و نعت اور مناجات کی روشنی میں ہی انسان کو اطمینان قلب اور آسودگی حاصل ہو سکتی ہے۔ اس حوالے سے صبیح رحمانی کا یہ شعر ملاحظہ فرمایئے:

کب چھڑایا نہیں ہم کو غم سے کب مصیبت کو ٹالا نہیں ہے
کب کڑی دھوپ میں مصطفیٰ نے سایہ کملی کا ڈالا نہیں ہے

یعنی ہر غم والم میں سرکار ﷺ کی رحمت نے اپنے ماننے والوں کو ڈھانپا ہوا ہے تو کیوں نہ پھر حضرتِ انسان اُن کے دامنِ شفاعت میں پناہ ڈھونڈیں۔

نعت لکھنا تلوار کی دھار پر چلنے کی مترادف ہے۔ افراط و تفریط کی حد بندی نے اس راہ کو پل صراط بنا دیا ہے۔ جہاں بڑے بڑوں کے قدم لرزتے ہیں۔۔ کہ یہاں "جنبش لب خارج از آہنگ خطا" ہے۔

شاعری کی دنیا کے کئی شاعر جن کو کبھی نعت لکھنے کی توفیق نصیب نہیں ہوئی جو نعت کہنے کی سعادت سے محروم ہیں۔ نعت لکھنا توفیقِ خدا ہے، عطا ممدوح ہے اس میں عجز کی سرفرازی ہے۔ جس کو ذاتِ ممدوح کی عظمتوں کا احساس ہو اور اپنی کم مائیگی کا بے پناہ احساس ہو اُسی کو یہ سعادت نصیب ہوتی ہے۔ حمد و نعت کے موضوعات پر بہت سے شعراء نے کام کیا ہے ہر شاعر کا انداز جداگانہ ہے۔ یعنی ایک موضوع کو مختلف شعراء نے اپنے اپنے انداز میں بیان کیا ہے۔ لیکن کہی ہوئی بات کو اپنے رنگ میں کہہ دینا بھی بہت بڑا فن ہے۔ صبیح رحمانی کی کہی ہوئی بات میں بھی جدت اور تنوع پیدا کرنے کا ہنر جانتے ہیں۔ ان کا لہجہ مودبانہ اور مضامین قابل تحسین ہیں۔

صبیح رحمانی وہ خوش نصیب انسان ہیں جن نعتیہ کلام اُردو کے مشاہیر اور معاصرین کی تنقیدی بصیرت کی روشنی میں پرکھا گیا اور مختلف ادباء کی طرف سے اس کی پرائے زنی بھی کی گئی ہے۔ سید صبیح رحمانی نے پہلی بار ۲۰۰۴ء میں حرمین طیبین کی زیارت نصیب ہوا اس وقت آپ نے جو تاثرات قلم بند کئے۔ ان تاثرات نے آپ کی دنیا بھر میں پہچان بنائی، آپ نے "کعبے پر پڑی جب پہلی نظر" اس کلام نے دیکھتے دیکھتے مقبولیت حاصل کی۔

صبیح رحمانی کا مشہور زمانہ کلام "کعبے کی رونق کعبے کا منظر" کعبے کی نسبت پر ہے۔ جسے ہمارے ہاں حمد یہ کلام پڑھایا جاتا ہے۔

صبیح رحمانی کی توجہ ایک مدت محض نعتیہ شاعری تک محدود رہی۔ انھوں نے نعت کی صنف میں پہلی بار تنقیدی اصطلاح متعارف کروائی اور

Vol.5 No.1 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

اس حوالے سے مختلف یونیورسٹیوں میں اب تک مختلف تنقیدی کام بھی ہو رہا ہے جو خوش آئندہ بات ہے۔ مزید یہ جب کہ حمدیہ ادب پر کام کرنے والے حضرات حمد کے موضوع پر کچھ خاص کارکردگی نہیں دکھا سکے ہیں۔ توانھوں نے اس موضوع پر بھی کام کرنے کا بیڑا اٹھایا اور الحمدللہ اس میدان میں اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔"اُردو حمد کی شعری روایت" مرتب کی۔

صبیح رحمانی کی کتاب " اُردو حمد کی شعری روایت" خالق کائنات کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے اس کا ہر حرف خدائے وحدہ لا شریک کی توصیف کا غماز ہے اور خالق کائنات کی عظمت اور بڑائی کا آئینہ دار ہے۔ ان کی حمدیہ شاعری بھی بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اُن کی حمدیہ شاعری میں بندگی کا سلیقہ و قرینہ نمایاں نظر آتا ہے۔ اُن کے لہجے میں سادگی کے ساتھ ساتھ شگفتگی، وارفتگی کا پہلو ہمیں اپنی جانب متوجہ کرتا ہے۔ انھوں نے مختلف انداز میں خالقِ ربِ کائنات کی صفات و کمالات کی عکاسی و ترجمانی کی ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

"اللہ نور السمٰوت والارض"

ترجمہ: "اللہ آسمان اور زمین کا نور ہے۔"

یہ نور کا جلوہ بہت سلیقے اور ترتیب سے اُن کی حمدوں میں جلوہ گر ہیں اور نعت کی طرح اُن کا حمدیہ کلام بھی مہکتے ہوئے گلابوں کی طرح سننے والوں کے دل و دماغ کو معطر کر دیتا ہے۔ اُن کے حمدیہ اشعار ملاحظہ کیجئے:

وہ سینوں میں چھپے خیر و شر کو تولتا ہے
قریب رہتا ہے ساز نفس میں بولتا ہے
جمال ہم کو دکھاتا ہے اُجلی صبحوں کا
وہی جو آنکھ کی کٹوری میں نیند گھولتا ہے
وہی جو شام کی دہلیز پر سویرے تک
چراغ ماہ جلاتا ، نجوم رولتا ہے
اسی کی یاد دکھاتی ہے ساحل تسکیں
غم و الم کے سمندر میں دل جو ڈولتا ہے
صبیح ہم کو تجسّس کی روشنی دے کر
وہ ہم پہ اپنی خدائی کے بھید کھولتا ہے

انھوں نے حمد و نعت کی تبلیغ و ترویج کے حوالے سے اُردو ادب کو بہت سا قیمتی سرمایہ مہیا کیا ہے جس پر بجا طور پر فخر کیا جا سکتا ہے لہٰذا انھوں نے اپنی شعری خوبیوں اور فنی رعنائیوں کے ذریعے پاکستان کے ادبی حلقوں میں اپنا منفرد مقام حاصل کر لیا ہے۔ جو ان کی تخلیقی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ادبی حلقوں میں موضوعات کے لحاظ سے اُن کی وقعت و قدر بھی ہے اور عزت و وقار بھی۔ ان کی ہر ادبی کاوش کو سراہا جاتا ہے۔ انھوں نے جس موضوع پر بھی کام کیا اپنی سلیقہ مندی، فکری و تحقیقی جستجو، خوش سلیقگی اور خوش اسلوبی سے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اب وہ حمد باری تعالیٰ کی جانب مسلسل توجہ اور ترویج کے لیے سعی و پیہم ہیں۔

لہٰذا اس بات کو رد نہیں کیا جا سکتا کہ وہ جس منزل کی طرف قدم بڑھاتے ہیں اپنی انتھک محنت کی بدولت اور کوشش سے منزل تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں بلاشبہ اُن کے بارے میں کہا جا سکتا ہے:

منزل کی طرف دو گام چلوں خود سامنے منزل آجائے

حمدیہ سرمائے کے بارے میں وہ خود کہتے ہیں:

"کہ مجھے اس مضمون کو بالتفصیل لکھنے کا خیال اس وجہ سے آیا تھا کہ ۲۰۱۸ء تک حمدیہ ادب پر چند ایک

Vol.5 No.1 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

مقالات اور پچاس پچپن مطبوعہ مجموعوں کے تذکرے سے آگے اس شعبے کی کوئی تفصیل میسر نہیں تھی۔ میں نے جب کام کا آغاز کیا اور اپنے موضوع کے ذیل میں تحقیق و جستجو سے کام لیا تو اندازہ ہوا کہ جتنا کچھ بیان کیا جاتا ہے دستیاب مواد اس سے کہیں زیادہ ہے۔"

صبیح رحمانی کی حمدوں میں محبت الٰہی اور عبادت خداوندی کا بھرپور اظہار حرف حرف اور لفظ لفظ سے ظاہر ہو رہا ہے ان کا تمام حمدیہ کلام خدا تعالٰی کی وحدانیت اور اُس کی یکتائی کی تبلیغ کا سرچشمہ ہے۔ صبیح رحمانی خالص اللہ تعالٰی کی رضا حاصل کرنے کے لیئے صرف دینی جذبے کے تحت کسی قسم کے نفع سے بے نیاز ہو کر اپنی قلبی اور ذہنی یکسوئی سے یہ فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اُن کی خدمات کو نہ صرف ملکی سطح پر سراہا جاتا ہے بلکہ بیرونی ممالک میں بھی ان کے مداح موجود ہیں۔ لیکن صبیح رحمانی نے یہ خدمات خود نمائی سے دور رہ کر انجام دی ہیں۔ اور دوسروں کو اپنی ذات کی بجائے اپنے نصب العین کی طرف متوجہ کرنے میں کامیاب رہے ہیں ۔ اس طرح اُن کے کلام کے مطالعہ سے ہمیں ان کے وجدانی شعور کا بھی اندازہ ہوتا ہے اور ایک خاص قسم کی لذت اور مسرت کا احساس ہوتا ہے۔ اُن کے حمدیہ و نعتیہ مجموعے ایک عاشق باصفا کے پاکیزہ جذبوں کا اظہار ہے۔ جس میں محبت الٰہی کے سینکڑوں رنگ موجود ہیں۔ یہ سلیقہ یہ فہم یہ محبت و عقیدت کی فروانی یہ ذکر و فکر کی کثرت یہ طلب رحمت و رافت سب کچھ عطائے خداوندی ہے۔ صبیح رحمانی کو اگر ہم فنافی الحمد و نعت کہیں تو بے جانہ ہو گا۔

اپنی زندگی میں ہر وقت حمد نعت کے حوالے سے سوچنا، عملی قدم اُٹھانا، لکھنا پڑھنا، اور اسی کے لیئے جستجو کرنا اُن کے شب و روز ہیں۔ انھوں نے اپنے حمدیہ کلام میں دوہے، قطعات، رباعیات، سانیٹ ہائیکو جیسی اصناف ادب شامل کی ہیں۔

ڈاکٹر عاصی کرنالی اُن کے بارے میں دُعا گو ہیں:

" اللہ رب العزت سے دُعا ہے کہ وہ صبیح رحمانی کو عمر، زورِ قلم، صحت و توانائی اور رزق میں برکت عطا فرمائے تا کہ ان کے کلام سے آنے والی نسلیں استفادہ کرتی رہیں۔ اور ان کے حمدیہ و نعتیہ کلام کی باز گشت دنیا کے گوشے گوشے میں تادیر گونجتی رہے اور ان کے افکار کی روشنی سے ایک عالم تادیر منور رہے۔"(۸)

صبیح رحمانی حمد و فن نعت کے افق پر چمکنے الا ایسا روشن ستارہ ہے جس کی کرنیں عصر حاضر ہی نہیں بلکہ تاقیامت آنے والے نعت گو شعراء و محققین کے لیے راہنمائی کا باعث ہوں گی۔

حوالہ جات

1۔ صبیح رحمانی:"کلیات صبیح رحمانی"ص۱۸
2۔ شاعر علی شاعر:(مرتب)"تحقیق و تصنیف" سید محمد قاسم:"پاکستان کے نعت گو شاعر" رنگ ادب پبلی کیشنز،ص۳۱۷
3۔ ڈاکٹر شہزاد احمد:"اُردو نعت پاکستان میں" حمد و نعت ریسرچ سنٹر،ص۲۲۸
4۔ ڈاکٹر جوہر قدسی:" جہاں حمد و نعت" نعت اکادمی، جموں کشمیر،ص۱۱
5۔ ڈاکٹر طاہرہ انعام:"تالیفات صبیح رحمانی نقد نعت کی تشکیل" مہر گرافکس لینڈ پبلشرز،ص۹
6۔ ڈاکٹر عزیز احسن:"حمدیہ شاعری کی نئی وسعتیں" نعت ریسرچ سنٹر، کراچی،ص۱۷۱
7۔ ڈاکٹر شمع افروز:"صبیح رحمانی کی نعتیہ شاعری" نعت ریسرچ سنٹر، کراچی،ص۵۲۲
8۔ ڈاکٹر عاصی کرنالی:" اُردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت" کا اثر، نعت ریسرچ سنٹر کراچی،ص۴۴۳